چراغ عالم قریشی

آئینِ ارضِ پاک

پچیس سال بعد سہی ، کچھ ہؤا تو ہے
کھو کھو گیا جو راستہ آخر ملا تو ہے

جمہوری و وفاق و اسلامی طرز کا
آئینِ ارضِ پاک ، بالآخر ، بنا تو ہے

یہ وقت ہے کہ جشن منائیں ہم سبھی
آخر گلِ مراد چمن میں کِھلا تو ہے

گلشن میں سبزہ و گل و خار و ثمر نے آج
مِل جُل کے اہتمامِ بہاراں کیا تو ہے

دستوریہ ہماری ، نمائندۂ عوام
آئین خود بخود ہی عوامی ہوا تو ہے

کیونکر خدا کا شکر نہ ہم سب ادا کریں
اک داغ سا وطن کی جبیں سے دُھلا تو ہے

آزادیٔ وطن کی حفاظت کے واسطے
اک پائدار بند سا باندھا گیا تو ہے

زخموں سے چور اب بھی بہت لوگ ہیں مگر
کچھ کچھ وطن کا چاکِ گریباں سِلا تو ہے

انصاف کو ترستے چلے آ رہے تھے ہم
آزاد عدلیہ کا سہارا ملا تو ہے

محنت بقدرِ جُثّہ تو حصّہ بقدرِ کار
اس کو اساسِ جہد بنایا گیا تو ہے

انگلش ری مینز ففٹین ایرز مور ٹھیک ہے
اُردو کو پھر برتنے کا وعدہ ہوا تو ہے

یوں تو خدا کی ذات ہے بالذات مستقل
آئیں ہے کافی مستقل اپنا ، سنا تو ہے

اللہ کرے ہمارا یہ آئیں ہو نیک فال
ہم نے چراغ اس پہ بھروسا کیا تو ہے

☆ ☆ ☆